سوال

(109) عقیقہ اگر سات روز میں کسی باعث سے نہ ہوسکا تو بعد اس کے ہوسکتا ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ عقیقہ اگر سات روز میں کسی باعث سے نہ ہوسکا تو بعد اس کے ہوسکتا ہے یا نہیں۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جامع ترمذی میں ہے۔ کہ اہل علم ساتویں روز عقیقہ کرنے کو مستحب جانتے ہیں۔ اگر ساتویں روز نہ ہوسکا تو چودہویں روز کرنا چاہیے۔ اور اگر چودہویں روز نہ ہوسکا تو اکیسویں روز کرنا چاہیے۔ قاضی شوکانی نیل الاوطار میں ترمذی کے اس قول کو نقل کرکے لکھتے ہیں۔

یعنی اس قول پر حدیث دلالت کرتی ہے۔ جس کو عبد اللہ بن بریرہ نے اپنے باپ سے اور انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا ہے۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ عقیقہ ذبح کیا جائے ساتویں روز اور چودویں روز اور اکیسویں روز مگر شوکانی نے اس کی سند لکھی ہے۔ اور نہ اس کا صحیح اور ضعف ہونا ظاہر کیا ہے۔ (سبل السلام ص208)

یعنی نووی نے کہا کہ ساتویں روز کے قبل بھی عقیقہ کرنا درست ہے۔ اور اسی طرح بڑے ہونے کے بعد بھی عقیقہ کرنا درست ہے۔ اس واسطے کے بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا عقیقہ بعثت کے بعد کیا ہے۔ لیکن بیہقی نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے۔ اور نووی نے کہا یہ حدیث باطل ہے۔ الحاصل عقیقہ کا وقت جو احادیث صحیحہ سے ثابت ہے۔ وہ ساتواں روز ہے۔ پس ساتویں ہی روز عقیقہ کرنا متعین ہے۔ ہاں بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت مذکورہ اگر صحیح ولائق اعتبار تو چودہویں روز اور اکیسویں روز بھی عقیقہ کرنا حدیث سے ثابت ہوگا۔ اور اکیسویں روز کے بعد یا بڑے ہونے کے بعد عقیقہ کرنا کسی حدیث معتبر سے ثابت نہیں۔ اور علماء کی رائے اس بارے میں مختلف ہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ اکیسویں روز کے بعد بھی ہوسکتا ہے۔ اور بعض کہتے ہیں کہ نہیں۔ واللہ اعلم بالصواب

(کتبہ عبد الرحمن المبارک پوری۔ فتاویٰ نزیریہ جلد2 ص445۔446)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد13ص214

محدث فتویٰ